بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○۔

رمضان المبارک کے فضائل و احکام

از محمد اسماعیل ساجد صدر اہلحدیث یوتھ فورس جام پور

شهر رمضان الذی انزل فیه القراٰن هدی للناس وبینٰت من الهدٰی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضا او علی سفر فعدته من ایام اخر یرید الله بکم الیسر ولایرید بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ماهدٰکم ولعلکم تشکرون (پارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۴ آیت ۱۸۵)

ترجمہ :- ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا اس قرآن مجید میں ہدایت ہے لوگوں کے لئے اور حق اور باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں پھر جو بھی تم میں سے یہ مہینہ پائے (یعنی مسافر نہ ہو تندرست اور مقیم ہو) وہ روزے رکھے اور جو بیمار ہویا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی مکمل کرنا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اور یہ چاہتا ہے کہ تم رمضان المبارک کی گنتی کو پورا کرو اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اور اسکا شکر ادا کرو۔

رمضان کے مبارک و مقدس مہینہ کی آمد آمد ہے یہ مہینہ انتہائی عظمتوں اور برکتوں کا حامل ہے اس کی بے شمار فضیلتوں میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس کا چاند نظر آتے ہی دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں اور سرکش جنوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنته و غلقت ابواب الجهنم وسلسلت الشیاطین (متفق علیہ)

جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

ہمارا مطالبہ :-

ہم پاکستان کے شہری ہونے کے، لحاظ سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ اس اہم ترین اسلامی شعار کی حرمت و عظمت کا پاس نہ کرنے والوں کا باقاعدہ محاسبہ کرے اگر کوئی قومی پرچم کی تعظیم نہ کرے تو اس کو سزا دی جاتی ہے اور ملامت کی جاتی ہے۔ لیکن اس اسلام کے اہم ترین فریضے سے روگردانی کرنے والا اور سرعام اس کا مضحکہ اڑانے والا کیوں قابل تعزیر نہیں۔؟

روزہ رکھنے والے کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں:۔

یہ مہینہ مغفرت و بخشش کے حصول کا مہینہ ہے جو شخص اس کے احکام پر کماحقہ عمل پیرا ہوتا ہے اور سابقہ گناہوں پر نادم و شرمسار ہو کر بارگاہ الٰہی میں معافی کا طلب گار ہوتا ہے وہ یقیناً بخشش و مغفرت حاصل کرلیتا ہے اس ماہ دن کو روزہ اور رات کو قیام کرنا ایک ایسا عظیم عمل ہے جو تمام سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

چنانچہ پیغمبر اسلام نے فرمایا:۔

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ

ترجمہ:۔ جو آدمی رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں حصول ثواب کی نیت سے روزہ رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

رمضان میں قیام کرنے والے کا اجر:۔

ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ

ترجمہ:۔ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت:۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قالؑ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاکر اللہ فی رمضان مغفورلہ وسائل اللہ فیہ لایخیب (رواہ البیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۲۳۲)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ اور اللہ

تعالیٰ سوال کرنے والے کو خالی نہیں لوٹاتا۔

روزے دار کے لئے جنت کا سپیشل دروازہ:-

عن سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال ان في الجنته بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامته لايد خل غير هم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه احد غير هم فاذا دخلو اغلق فلم يدخل منه احد (بخاری جلد ا ص ۲۵۴ و مسلم شریف)

ترجمہ :- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا اور اعلان کیا جائے گا رزہ دار کہاں ہیں ؟ تو وہ لوگ کھڑے ہوں گے جو روزہ رکھتے تھے اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔ اور اس سے میں سے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

قرآن اور روزہ قیامت کے دن سفارشی ہو گا:-

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا۔ اے میرے رب میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا اس لئے اس کے بارہ میں میری سفارش قبول فرما۔ اسی طرح قرآن کہے گا۔ اے میرے رب میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے سونے سے روک رکھا اور اس کے بارہ میری یہ سفارش قبول فرما ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (راوہ احمد و طبرانی)

روزے دار جہنم سے دور:-

من صام يوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جهنم (بیہقی)

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک

دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے دور رکھے گا۔

تشریح:۔ اس سے یہ تاثر نہ لیا جائے کہ پورے رمضان المبارک میں صرف ایک روزہ رکھنے والا جہنم سے دور رکھا جائے گا اگرچہ وہ باقی روزے نہ رکھے تو بات ایسے نہیں ہے بلکہ یہ فضیلت مکمل ایماندار کے لئے ہے جو تمام فرائض کو ادا کرے گا اسے یہ فضیلت حاصل ہو گی۔ جو فرائض ہی ادا نہیں کرتا اس کے لئے ایسی کوئی فضیلت نہیں ہے۔

حدیث قدسی اور روزہ کا بدلہ

کل عمل ابن ادم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزیٰ بہ بخاری

ترجمہ:۔ یعنی انسان کے ہر عمل کا ایک مقرر کیا ہوا ثواب ملے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا روزہ خاص میرے لئے اور اس کا بدلہ بھی میں دوں گا۔

روزہ کی نیت:۔

روزہ کی نیت رات کو کرنی چاہئے یاد رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے نیت کے لئے عموماً یہ دعا **وبصوم غد نویت** الخ جو پڑھی جاتی ہے اس کا حدیث رسولؐ سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ یہ پڑھنا بدعت ہے جبکہ نیت کے بغیر روزہ نہیں ہے۔ اور نیت صرف دل ہی سے ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا:۔

اللھم لک صمت و علیٰ رزقک افطرت (ابوداؤد بحوالہ مشکوۃ ۱۷۵)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے لئے دیئے ہوئے رزق سے میں نے افطار کیا۔

سحری کھانے کی فضیلت:۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تسحروا فان فی السحور برکتہ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ سحری کیا کرو۔

کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا ہمارے روزہ اور اہل کتاب (عیسائی اور یہودی) کے روزہ کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔ یعنی عیسائی اور یہودی بغیر سحری کے روزہ رکھتے تھے تم یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت کیا کرو۔

افطاری میں جلدی کرنا:۔

عن سهل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الناس بخير ما عجلوا الفطر (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ نمبر۴۳۱)

ترجمہ:۔ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں (سورج غروب ہونے کے بعد) جلدی کرتے رہیں گے۔

روزے کے احکام:۔

روزہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے، جماع کرنے، چغلی، غیبت، فحش گوئی اور جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری، خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بچنے کا نام روزہ ہے اس لئے روزہ کی حالت میں جماع کرنے، چغل خوری، جھوٹ بولنے اور فحش زبان استعمال کرنے سے پرہیز ضروری ہے اور روزہ کی حالت میں نماز پڑھنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں نماز نہیں پڑھتے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتے ان کا روزہ نہیں ہوگا۔

اگر روزہ کی حالت میں قصداً کھاپی لیا یا جماع کرلیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ تو پھر کفارہ دینا ہوگا۔ ہو سکے تو ایک غلام آزاد کرے یا پھر ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دو مہینے تک پے در پے روزے رکھے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک ایسا کام ایک شخص سے ہوگیا تھا تو آپؐ نے ان تین چیزوں کا حکم صادر فرمایا تھا۔

روزہ کی حالت میں:۔

(۱) روزہ کی حالت میں مسواک کرنا' تیل لگانا' خوشبو لگانا' سرمہ ' نہانا' سر پر پانی ڈالنا' ہنڈیا کا نمک چکھنا اور کلی کرنا جائز ہے۔ البتہ زیادہ مبالغے سے ناک میں پانی نہ چڑھائے یا حلق میں پانی نہ ڈالے کہ پانی حلق میں اتر جائے۔

(۲) روزہ کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح بوسہ لینا بھی جائز ہے۔ البتہ جس آدمی کو اپنے اوپر مکمل کنٹرول ہو۔

(۳) روزہ کی حالت میں جنبی آدمی غسل کر سکتا ہے جس طرح رات کا جنبی آدمی صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا تو روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتا ہے۔ (ترمذی)

(۴) اگر روزہ کی حالت میں حیض ونفاس آجائے تو روزہ اسی وقت ٹوٹ جائے گا۔ تو اس روزہ کی قضا مدت ختم ہونے کے بعد ہوگی۔

(۵) جان بوجھ کر قے کرنا یعنی حلق میں انگلی مار کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اگر قے خود بخود آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہئے

عن انس کان النبیؐ یفطر قبل الصلاتہ علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمرات فان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ملہ (ترمذی ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے قبل تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اگر تازہ نہ ملتی تو خشک سے روزہ افطار کرتے اور اگر خشک بھی نہ ہوتیں تو پانی سے ہی چلو بھر لیتے۔

روزہ افطار کروانے کا ثواب

نبی پاکؐ فرماتے ہیں جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ دوزخ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ اور روزہ دار کے روزہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم میں ہر شخص ایسا نہیں ہے جو روزہ افطار کروا سکے تو آپؐ نے فرمایا یہ اجر اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ کھجور یا پانی سے روزہ افطار کروائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی

پلائے گا۔ یہاں تک وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بیہقی)

تراویح کی فضیلت

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام کیا (یعنی نما تراویح پڑھی) ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس شخص کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (بخاری)

تراویح سنت رسول ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول رمضان میں آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھائی جب دوسرے روز صحابہؓ کو علم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات با جماعت نماز پڑھائی تو دوسری یا تیسری رات لوگ بہت زیادہ اکٹھے ہو گئے اور تمام لوگوں نے آپؐ کی امامت میں (نماز تراویح) ادا کی تیسرے دن اس کی بہت زیادہ تشہیر ہوئی۔ تو تیسری رات بہت زیادہ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ تیسری رات بھی صحابہؓ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ چوتھی رات لوگ مزید زیادہ اکٹھے ہو گئے لیکن آپؐ تشریف نہ لائے آپ نے فجر کی نماز پڑھائی اور آپ نے ایک خطبہ دیا تم لوگوں کا مسجد میں جمع ہونا مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے میں اس ڈر سے نہ آیا (کہ وحی کا سلسلہ جاری ہے) کہیں تم پر (نماز ترادیح) کا ادا کرنا فرض نہ کر دیا جائے۔ اور تم اس کو ادا کرنے سے قاصر رہو۔

ارشاد رسول ہوا۔

فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم (بخاری)

ترجمہ:۔ تم اس نماز کو اپنے گھروں میں ہی ادا کر لیا کرو۔

آٹھ رکعت تراویح سنت ہے

عن ابی سلمتہ بن عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سئل عائشۃ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعتہ (بخاری) (باب قیام رمضان)

ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کی نماز رمضان المبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔

گیارہ رکعات تراویح کا فاروقی فیصلہ:-

عن السائب بن یزید انہ قال امر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکم دیا حضرت عمر فاروقؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داری کو وہ لوگوں کو وتر سمیت گیارہ رکعت (تراویح) نماز پڑھائیں (مالک امام موطا)۔

یہ دونوں حدیثیں حدیث کے ذخیرہ میں بے داغ ہیں غیر مجروح ہیں اور کسی ایک محدث نے اس پر اعتراض آج تک نہیں کیا ہے۔

تو جو لوگ گیارہ کی بجائے سنت کی مخالفت کرتے ہوئے بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ان کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

ارشاد رسولؐ ہے:-

من رغب عن سنتی فلیس منی

کہ جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ ہم میں سے نہیں ہے اس لئے حدیث رسولؐ اور صحابہؓ کے فعل سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والیہ وسلم رمضان المبارک اور غیر رمضان المبارک میں گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ سنت صرف گیارہ رکعت تراویح ہے عبادت وہ ہی قبول کی جائے گی جو سنت رسول کے مطابق ہوگی۔

بقیہ : **توکل**

(متفق علیہ)

وہ لوگ دم جاڑا نہیں کرتے اور نہ ہی وہ خود کرواتے اور وہ لوگ بدفالی نہیں پکڑتے اور اپنے رب پر بھروسہ و اعتماد کرتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی توکل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم بھی اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرسکیں۔ آمین۔